مخلص بیان کرتا ہے:

قہوہ حمام سفر آتش خمار تریاک ؛ بر طاؤس نظر افشر تمنا کو[1]

سواریاں | اٹھارہویں صدی میں گھوڑے، خچر، اونٹ، ہاتھی، گدھے، پالکی، بہل، چھکڑا، رتھ، چوپالہ، اور بیل گاڑی برائے سواری کام آتے تھے، بادشاہ عام طور پر تخت رواں، ہاتھی اور گھوڑے پر سفر کرتے تھے[2] مستورات ڈولی، اور رتھ پر مسافت طے کرتی تھیں[3]

مسلم جشن، تہوار اور تقریبات

عید الفطر | عید کے چاند کا اعلان توپ داغ کر کیا جاتا تھا، لوگ صبح سویرے غسل کر کے رنگا رنگ، زرد سنہری، سفید اور سقرلاطی لباسوں میں ملبوس ہو کر عید گاہ، جو عام طور پر شہر کے باہر ہوتی تھی، نماز پڑھنے جاتے تھے، نماز کے بعد ایک دوسرے سے گلے مل کر اظہارِ خلوص و محبت کرتے، خود بادشاہ عید گاہ تک[4] تجمل شاہی کے ساتھ جاتا، اور اُسی شان و شوکت سے واپس آتا، پھر دربار عام منعقد ہوتا تھا، درباری امرا،

[1] مراۃ الاصطلاح (ق) ص ۱۷۶ (ب) چہار چمن (آنند رام مخلص) ص ۲۹ (ب) [2] برائے تفصیل ملاحظہ ہوں کلیات نظیر اکبر آبادی (حصہ دوم) ص ۳۲۵، ۳۲۷، سیاحت نامہ برنیر، ص ۳۷۰، منوچی، ج ۲- ص ۳۶۳- تاریخ شاکر خانی (ق) ص ۲۰، واقعات عالم شاہی (ق) ص ۱۶۰ الف، TWINNING'S TRAVEL, P. 186، عیار الشعراء- ص ۸۳ الف، مخزن نکات ص ۶۳- سیر المتاخرین (فارسی) ص ۳۷۸، ۳۹۸، ۴۱۷، ۴۳۵، ۵۰۴، عماد السعادت (ق) ص ۳۶ ب، چہار گلزار شجاعی، ص ۱۴۰، کلیاتِ میر، ص ۵۶۴، کلیات سودا- ص ۱۵۲- ۱۵۳- ۴۳۰- مآثر الامرا- ج اول- ص ۳۰۸- [3] HODGES'S TRAVEL. P. 5-

[4] نظیر اکبر آبادی نے عید گاہ کا منظر ذیل کے اشعار میں پیش کیا ہے جو قابلِ مطالعہ ہے- چند اشعار ملاحظہ ہوں:

ہے دھوم آج مدرسہ و خانقاہ میں ؛ تا نتے بندھے ہیں مسجدِ جامع کی راہ میں
گلشن سے کھل رہے ہیں ہر اک کج کلاہ میں ؛ سو سو چمن جھمکتے ہیں اک اک نگاہ میں
کیا کیا مزے ہیں عید کے آج عید گاہ میں

جھمکا ہے ہر طرف کو جو آباد لا زری ؛ پوشاک میں جھمکتے ہیں سب تن ذری ذری
گرو چمکتے پھرتے ہیں جوں ماہ و مشتری ؛ ہے سب کے عید عید کی دل میں خوشی بھری
کیا کیا مزے ہیں عید کے آج عید گاہ میں

(باقی صفحہ آئندہ ۱۲۳ پر)